خلاصہ

یہ نظم "مناظرۂ رحم و انصاف" حالی کی مشہور مثنوی کا ایک اقتباس ہے۔ حالی نے اس نظم میں دلچسپ انداز میں رحم اور انصاف کا مناظرہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔ جسمیں ایک طرف رحم انصاف کو ملامت کرتا ہے کہ تیری بدولت دنیا میں جنگوں اور فتنوں کا وجود ہوا۔ سینکڑوں تیرے ہاتھوں سولی پر چڑھ گئے۔ اس کے برخلاف میرا دستِ کرم غریبوں کا ہمیشہ محافظ و مدد گار رہا ہے۔ مایوسوں کو میں نے سہارا دیا ہے۔ میرے باعث یتیموں اور بیواؤں کو ڈھارس ہوئی۔ ان سب کے باوجود کیا سبب ہے کہ تیرا نام دنیا میں بڑا ہے۔ جب مناظرہ ہی ٹھہرا تو انصاف کیوں خاموش رہتا۔ اس نے بھی رحم کی خامیوں کو نمایاں کرنا شروع کیا کہ تیرے باعث قزاقوں اور رہزنوں کی بن آتی ہے۔ تیرے ہی سبب دنیا میں بے باکی اور بغاوت پیدا ہوتی ہے۔ رشوت اور ظلم کی تیری وجہ سے گرم بازاری ہے مگر میری وجہ سے دنیا میں امن وسکون کا دور دورہ ہے۔ میری وجہ سے آج دنیا میں کھرے اور کھوٹے کی پہچان قائم ہے۔ دونوں میں یہ نزاع جاری تھا کہ عقل نے آکر انہیں ایک دوسرے کی اہمیت اور ضرورت سے واقف کروایا۔

عقل نے کہا کہ تم دونوں ایک ہی کان کے دو گوہر ہو اور ایک سے بہتر ایک ہو۔ پھر اس نے رحم سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے رحم دنیا میں اگر انصاف موجود نہ ہو تو، تو ایک مردہ جسم کے مانند ہو جاتی ہے اور اس کے بعد عدل کو تاکید کی کہ اگر رحم نہ ہو تو عدل کی دنیا تاریک اور بے نور ہو جاتی ہے۔ پھر دونوں میں توازن پیدا کرتے ہوئے عقل کہتی ہے کہ جس طرح گل و شبنم ایک دوسرے کے لیے باعث زینت ہوتے ہیں اسی طرح تم دونوں ہی خلقت کے راحت و آرام کے لیے ضروری ہیں۔ رحم و انصاف ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں بلکہ کہیں اس کا نام عدل ہوتا ہے تو کہیں یہی عدل مظلوم کی دادرسی کرتے ہوئے رحم کے قالب میں ڈھل جاتا ہے۔ اسی طرح رحم جب مظلوم کی فریاد سنتا ہے تو رحم کہلاتا ہے اور جب کسی بے رحم اور ظالم کو سزا دیتا ہے تو عدل کہلاتا ہے۔ جب یہ تقریر عدل و رحم نے سنی تو ان کے پاس انکار کی گنجائش نہ رہی اور انہوں نے آپس میں اتحاد و یکجہتی کا اقرار کیا۔